(فضائلِ دعا کتاب سے لئے گئے مواد کی چھٹی قسط)

کن لوگوں کی دُعا قبول ہوتی ہے

صفحات 17

مصنف: رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان

شارح: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت،
امام احمد رضا خان

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

یہ مضمون ”فضائلِ دُعا“ کے صفحہ 218 تا 232 سے لیا گیا ہے۔

کن لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے

دُعائے عطّار

یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی رسالہ: ”کن لوگوں کی دُعا قبول ہوتی ہے“ کے 17 صَفْحات پڑھ یا سُن لے اُس کی دعاؤں پر رحمت کی خاص نظر فرما اور اس کی بے حساب مغفرت فرما۔ اٰمین

دُرودِ پاک کی فضیلت

ہر قطرے سے فرشتہ پیدا ہوتا ہے

اللہ کریم کے آخری نبی صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: اللہ پاک کا ایک فِرِشتہ ہے کہ اُس کا بازو مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں۔ جب کوئی شخص مجھ پر مَحبَّت کے ساتھ دُرود بھیجتا ہے وہ فِرِشتہ پانی میں غوطہ کھا کر اپنے پَر جھاڑتا ہے، اللہ پاک اُس کے پَروں سے ٹپکنے والے ہر ہر قطرے سے ایک ایک فِرِشتہ پیدا کرتا ہے وہ فِرِشتے قِیامت تک اُس دُرود پڑھنے والے کے لئے اِستغفار کرتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص 251)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فصلِ ہشتم اُن لوگوں کے بیان میں جنکی دعا قبول ہوتی ہے۔

قال الرضاء: وہ انیس[19] ہیں۔آٹھ[8] حضرت مُصَنِّف قُدِّسَ سِرُّہٗ نے ذکر فرمائے اور گیارہ[11] فقیر غفَرَاللّٰہُ تعالٰی لَہٗ نے زائد کئے۔

اوّل(۱): مُضطَر (بے چین و پریشان حال)۔

قال الرضاء: اس کی طرف تو خود قرآن عظیم میں اِشارہ موجود:

﴿ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ ﴾.[1]

دُوُم(۲): مظلوم اگر چہ فاجر ہو، اگر چہ کافر ہو۔

قال الرضاء: حدیث میں ہے:''اللہ تعالٰی اس سے فرماتا ہے:

((وعزتي لأ نصرنک ولو بعد حين))

''مجھے اپنی عزت کی قسم بیشک ضرور میں تیری مدد کروں گا اگر چہ کچھ دیر کے بعد۔''[2]

سِوُم(۳): بادشاہ عادل۔

چَہارُم(۴): مردِ صالح۔

---

1 ترجمۂ کنزالایمان: یا وہ جولاچار کی سنتا ہے، جب اُسے پکارے اور دور کر دیتا ہے برائی۔ (پ ۲۰، النمل:٦٢)

2 "سنن الترمذي"، كتاب الدعوات، باب في العفو والعافية، الحديث: ٣٦٠٩، ج٥، ص٣٤٣.

"سنن ابن ماجه" كتاب الصيام، باب في الصائم لا تردّ دعوته، الحديث: ١٧٥٢، ج٢، ص٣٤٩-٣٥٠.

پَنجُم (۵): ماں باپ کا فرمانبردار۔

شَشُم (٦): مسافر۔

قال الرضاء: رواه ابن ماجه والعقيلي والبيهقي عن أبي هريرة رضي الله تعالٰى عنه والبزار وزاد: ((حتى يرجع)) والضياء عن أنس وأحمد والطبراني عن عقبة بن عامر رضي الله تعالٰى عنهم.(1)

متعدد احادیث میں ارشاد ہوا کہ ''اس کی (یعنی مسافر کی) دعا ضرور مستجاب ہے، جس میں کچھ شک نہیں۔''

رواه أحمد والبخاري في "الأدب المفرد" وأبو داود والترمذي عن أبي هريرة ومنها حديث ابن ماجه والضياء المذكوران.(2)

---

❶ مسافر کی دعا کی قبولیت والی حدیث کو ابن ماجہ، عقیلی، بیہقی اور بزار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا جبکہ بزار نے ''حتى يرجع'' (یہاں تک کہ لوٹ آئے) کے الفاظ کا اضافہ کیا، اور اسی حدیث کو ضیاء نے حضرت انس اور احمد وطبرانی نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت کیا۔

"سنن ابن ماجه"، باب دعوة الوالد ودعوة المظلوم، الحديث: ٣٨٦٢، ج٤، ص٢٨١.

"كنز العمال"، كتاب الأذكار، الحديث:٣٣١٦، ج١، الجزء الثاني، ص٤٤، (بحوالہ بزار).

❷ اس حدیث کو امام احمد نے ''مسند احمد'' میں اور بخاری نے ''الادب المفرد'' میں اور ابوداؤد و ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا، اور ان متعدد احادیث میں سے ابن ماجہ اور ضیاء کی روایت کردہ مذکورہ بالا حدیث مبارکہ بھی ہے۔

"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، الحديث: ٧٥١٣، ج٣، ص٧١.

و"الأدب المفرد"، باب دعوة الوالدين، الحديث: ٣٢، ص١٩.

بزار کے یہاں حدیثِ ابو ہریرہ ان الفاظ سے ہے: ''تین شخص ہیں کہ اللہ عزوجل پر حق ہے کہ ان کی کوئی دعا رَدّ نہ کرے: روزہ دار تا افطار اور مظلوم تا انتقام اور مسافر تا رجوع۔''[1]

ہَفْتُم (۷): روزہ دار۔

قال الرضاء: خصوصاً وقتِ افطار۔

ہَشْتُم (۸): مسلمان کہ مسلمان کے لیے اس کی غَیبت (غیر موجودگی) میں دُعا مانگے۔

قال الرضاء: حدیث شریف میں ہے:

''یہ دعا نہایت جلد قبول ہوتی ہے۔'' فرشتے کہتے ہیں:

((آمین ولک بمثل ذالک)).

''اس کے حق میں تیری دعا قبول اور تجھے بھی اسی طرح کی نعمت حصول۔''[2]

دوسری حدیث میں فرمایا:

''یہ دعا حاجی وغازی ومریض ومظلوم کی دعاؤں سے بھی زیادہ جلد قبول ہوتی ہے۔''

البیهقي في "الشعب" بسند صالح عن ابن عباس رضي الله تعالٰی

---

1 "كنز العمال"، كتاب الأذكار، الحديث:٣٣١٦، ج١، الجزء الثاني، ص٤٤، (بحوالہ بزار).

2 "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب الدعاء بظهر الغيب، الحديث:١٥٣٤-١٥٣٥، ج٢، ص١٢٦-١٢٧.

و"صحيح مسلم"، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب، الحديث: ٢٧٣٢-٢٧٣٣، ص١٤٦٢.

عنهما : ((خمس دعوات يستجاب لهن)) فذكرهن وقال: ((وأسرع هذه الدعوات إجابة دعوة الأخ لأخيه بظهر الغيب)). (1)

بلکہ تیسری حدیث میں ارشاد ہوا کہ ''اس سے زیادہ جلد قبول ہونے والی کوئی دعا نہیں۔''

رواه الترمذي عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالٰی عنهما ونحوه للطبراني وغيره عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالٰی عنهما. (2)

چوتھی حدیث شریف میں آیا: ''یہ دعا رَدّ نہیں ہوتی۔''

البزار عن عمران بن حصين رضي الله تعالٰی عنهما. (3)

---

(1) بیہقی ''شعب الایمان'' میں صالح سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں: پانچ دعائیں مقبول ہیں: پھر وہ ذکر کیں یعنی مظلوم، حاجی، مجاہد کہ جہاد کیلئے نکلے، مریض اور مسلمان کی مسلمان کے لئے اسکی غیر موجودگی میں دعا کرنا پھر آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان میں نہایت جلد قبول ہونے والی دعا، ایک مسلمان کی اپنے مسلمان بھائی کے لئے اسکی غیر موجودگی میں مانگی گئی دعا ہے۔

"شعب الإيمان"، الحديث: ١١٢٥، ج٢، ص٤٦-٤٧.

(2) اس حدیث کو ترمذی اور اسی کی مثل طبرانی اور دیگر محدثین کرام نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔

"سنن الترمذي"، كتاب البر والصلة، باب ماجاء في دعوة الأخ... إلخ، الحديث:٣٨٥، ج٣، ص٣٩٥.

(3) اس حدیث کو بزار نے عمران بن حُصَین رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔

"مسند البزار"، الحديث:٣٥٧٧، ج٩، ص٥٢.

نہُم (۹): قال الرضاء: والدین کی دعا اپنی اولاد کے حق میں، ایک حدیث شریف ذکر کی جاتی ہے کہ ''یہ دعا اُمت کے لیے دعائے نبی کے مثل ہوتی ہے۔''

رواه الديلمي عن أنس رضي اللّٰه تعالٰى عنه.(1)

دہم (۱۰): قال الرضاء: اولاد کی دعا والدین کے حق میں۔

أبو نعيم عن واثلة بن الأسقع رضي اللّٰه تعالٰى عنه عن النبي صلى اللّٰه تعالٰى عليه وسلم: ((أربع دعواتهم مستجابة: الإمام العادل والرجل يدعو لأخيه بظهر الغيب ودعوة المظلوم ورجل يدعو لوالديه)).(2)

یازدہم (۱۱): قال الرضاء: حاجی کی دعا جب تک اپنے گھر پہنچے۔

حدیث شریف میں ہے: ''جب تو حاجی سے ملے، اسے سلام کر اور مصافحہ کر اور درخواست کر کہ وہ تیرے لئے استغفار کرے، قبل اس کے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو کہ وہ مغفور ہے۔''

أخرجه الإمام أحمد عن ابن عمر رضي اللّٰه تعالٰى عنهما.(3)

---

(1) اس حدیث کو دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

"المسند الفردوس" للديلمي، الحديث:٢٨٥٩، ج١، ص٣٨٦.

(2) ابو نعیم، واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی: چار آدمیوں کی دعائیں قبول ہیں: (۱) عادل بادشاہ، (۲) وہ شخص کہ اپنے مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں اس کیلئے دعا کرے، اور (۳) مظلوم کی دعا، اور (۴) وہ شخص جو اپنے والدین کیلئے دعا کرے۔

"كنز العمال"، كتاب الأذكار، الحديث:٣٣٠٢، ج١، الجزء الثاني، ص٤٣.

(3) اس حدیث کی تخریج امام احمد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کی۔

"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، ج٢، ص٣٥١، الحديث: ٥٣٧١.

دوسری حدیث شریف میں ہے: ''حاجی کی دعا رَدّ نہیں ہوتی، جب تک پلٹے۔''

البيهقي والديلمي ويأتي.[1]

دُوازدَہم (۱۲): قال الرضاء: عمرہ کرنے والا۔

حدیث شریف میں ہے: ''حج وعمرہ والے خدا کے مہمان ہیں، دیتا ہے انہیں جو مانگیں اور قبول فرماتا ہے جو دعا کریں۔''

رواه البيهقي (اس حدیث کو بیہقی نے روایت کیا)۔[2]

سِیزدَہم (۱۳): قال الرضاء: مریض کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''جب بیمار کے پاس جاؤ، اس سے اپنے لیے دعا چاہو کہ اس کی دعا مثل دعائے ملائکہ ہے۔'' رواه ابن ماجه عن عمر رضي الله تعالٰى عنه.[3]

دوسری حدیث شریف میں ہے: ''مریض کی دعا رَدّ نہیں ہوتی، یہاں تک کہ اچھا ہو۔''

---

1. اس حدیث مبارکہ کو بیہقی اور دیلمی نے روایت کیا اور یہ حدیث مبارکہ آگے (ہفدہم میں) آئیگی۔
"شعب الإيمان"، باب في الرجاء من الله تعالى، ذكر فصول في الدعاء... إلخ، الحديث: ١١٢٥، ج٢، ص٤٧.

2. "شعب الإيمان"، باب في المناسك، فضل الحج والعمرة، الحديث: ٤١٠٦-٤١٠٩، ج٣، ص٤٧٦-٤٧٧.

3. اس حدیث کو ابن ماجہ نے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔
"سنن ابن ماجه"، كتاب الجنائز، باب ما جاء في عيادة المريض، الحديث: ١٤٤١، ج٢، ص١٩١.

رواه ابن أبي الدنيا ونحوه عند البيهقي والديلمي عن ابن عباس رضي اللّٰه تعالٰی عنهما.[1]

چہاردہم (۱۴): قال الرضاء: ہر مومن مُبتَلائے بَلا یعنی بلائے دنیوی وجسمانی۔ یہ مریض سے عام ہے۔

حدیث شریف میں ہے: سلمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ارشاد ہوا: ''اے سلمان! بیشک مبتلا کی دعا مستجاب ہے۔''

الديلمي عنه رضي اللّٰه تعالٰی عنه.[2]

دوسری حدیث شریف میں ہے: ''مومن مبتلا کی دعا غنیمت جانو۔''

أبو الشيخ عن أبي الدرداء رضي اللّٰه تعالٰی عنه.[3]

پانزدہم (۱۵): قال الرضاء: جو یادِ خدا بکثرت کرتا ہو۔

حدیث شریف میں ہے: ''تین شخصوں کی دعا اللہ تعالٰی رَدّ نہیں کرتا: ایک وہ کہ

---

1. اس حدیث کو ابن ابی الدنیا اور اسی کی مثل بیہقی اور دیلمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔
"شعب الإيمان"، باب في الرجاء من اللّٰه تعالى، ذكر فصول في الدعاء... إلخ، الحديث: ١١٢٥، ج٢، ص٤٧.
2. اس حدیث کو دیلمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔
"كنز العمال"، كتاب الأذكار، الحديث:٣٣٦٥، ج١، الجزء الثاني، ص٤٧، (بحوالہ دیلمی).
3. اس حدیث کو ابوالشیخ نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔
"كنز العمال"، كتاب الأذكار، الحديث:٣٣٠٥، ج١، الجزء الثاني، ص٤٣، (بحوالہ ابوالشیخ).

خدا کی یاد بکثرت کرے اور مظلوم اور بادشاہ عادل۔"

رواه البيهقي عن أبي هريرة رضي الله تعالٰى عنه.[1]

شَانُزدَہم (۱۶): قال الرضاء: جو تنہا جنگل میں جہاں اسے اللہ کے سوا کوئی نہ دیکھتا ہو کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔

ابن مندة وأبو نعيم في الصحابة عن ربيعة بن وقاص رضي الله تعالٰى عنه عن النبي صلى الله تعالٰى عليه وسلم: ((ثلاثة مواطن لا تردّ فيها دعوة عبد: رجل يكون في بَرِيَّة بحيث لا يراه أحد إلا الله فيقوم فيصلي)). الحديث[2]

ہَفدَہم (۱۷): قال الرضاء: غازی کہ غزائے کفار کے لیے نکلے (یعنی کفار سے جہاد کرنے کیلئے نکلے) جب تک واپس آئے۔

---

1. اس حدیث کو بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔
"شعب الإيمان"، باب في محبة الله عزوجل، فصل في إدامة ذكر الله عزوجل، الحديث:٥٨٨، ج١، ص٤١٩.

2. ابن مندہ و ابو نعیم "معرفة الصحابة" میں حضرت ربیعہ بن وقاص رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: تین مقامات ایسے ہیں کہ ان میں بندے کی دعا ردّ نہیں کی جاتیں، ان میں سے ایک وہ بندہ جو جنگل میں کھڑا ہو کر اس حال میں نماز ادا کرے کہ اسے اس کے رب عزوجل کے سوا کوئی نہ دیکھتا ہو۔ (الحدیث)
"معرفة الصحابة"، لأبي نعيم، ربيعة بن وقاص، الحديث: ٢٧٩٢، ج٢، ص٢٩٨، بألفاظ متقاربة.

الدیلمي عن ابن عباس رضي اللّٰه تعالٰی عنهما: ((أربع دعوات لاتردّ: دعوة الحاج حتی یرجع ودعوة الغازي حتی یصدر)) الحدیث.[1]

وللبیهقي عنه بإسناد متماسک: ((خمس دعوات یستجاب لهن)) فذکر نحوه.[2]

خصوصاً جب کہ معاذ اللہ اور ساتھی بھاگ جائیں اور یہ ثابت قدم رہے، وهو في تتمة حدیث ربیعة المارّ.[3]

ہژدہم (۱۸): قال الرضاء: جس شخص نے کسی پر احسان کیا اپنے مُحسن کے حق میں اس کی دعا رَدّ نہیں ہوتی۔

الدیلمي عن ابن عمر رضي اللّٰه تعالٰی عنهما عن النبي صلی اللّٰه علیه وسلم: ((دعاء المحسن إلیه للمحسن لا یردّ)).[4]

---

1. دیلمی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ چار دعائیں رَدّ نہیں کی جاتی: حاجی کی دعا جب تک کہ لوٹ نہ آئے اور غازی کی دعا یہاں تک کہ واپس ہو۔ (الحدیث)

"کنز العمال"، کتاب الأذکار، الحدیث:۳۳۰۱، ج۱، ص۴۳، (بحوالہ دیلمی).

2. اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسنادِ متماسک کے ساتھ روایت کیا کہ پانچ قسم کے لوگوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں پھر مذکورہ بالا افراد کا ذکر فرمایا۔

"شعب الإیمان"، باب في الرجاء من اللّٰه تعالی، الحدیث:۱۱۲۵، ج۲، ص۴۷.

3. یعنی: اور اس کا تذکرہ ربیعہ بن وقاص سے مذکورہ بالا روایت کردہ حدیث کے آخر میں ہے۔

4. دیلمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ جس شخص نے کسی پر احسان کیا تو احسان کرنے والے کے حق میں اسکی دعا رَدّ نہیں ہوتی۔

"المسند الفردوس" للدیلمي، ج۱، ص۳۸٦، الحدیث:۲۸٦۳.

نُوزْ دَہُم (۱۹): قال الرضاء: جماعتِ مسلمانان کہ مل کر دعا کریں، بعض دعا کریں بعض آمین کہیں۔

الطبراني والحاكم والبيهقي عن حبيب بن مَسْلَمة الفِهْرِيِّ رضي الله تعالٰى عنه : ((لا يجتمع ملأ فيدعو بعضهم ويؤمّن بعضهم إلّا أجابهم الله تعالٰى)).(1)

یہ گیارہ کہ فقیر نے ذکر کئے ان میں سوائے نہم و دہم کے باقی نو صاحبِ ''حِصنِ حَصِین'' سے بھی رہ گئے۔

فالحمد لله على حسن التوفيق.(2)

اللہ

اللہ پاک جائز مرادوں پر رحمت کی نظر فرمائے۔

---

(1) طبرانی، حاکم اور بیہقی نے حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ مسلمان جمع ہوں ان میں بعض دعا کریں، اور بعض آمین کہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول فرماتا ہے۔

"المستدرك" للحاكم، حبيب بن مسلمة الفهرى كان مجاب الدعوة، الحديث: ٥٥٢٩، ج٤، ص٤١٧.

و"المعجم الكبير"، الحديث:٣٥٣٦، ج٤، ص٢٢.

(2) اس حسنِ توفیق پر اللہ عزوجل ہی کیلئے سب خوبیاں۔

فصلِ نہم

ان اعمال صالحہ میں جن کے کرنے والے کوکسی دعا کی حاجت نہیں۔

قال الرضاء: یہ فصل اگرچہ اس رسالے میں نہیں مگر اس مضمون کو حضرت مُصنِّف علّام قُدِّسَ سِرُّہٗ نے کتاب "الجواھر"[1] میں افادہ فرمایا فقیر غَفَرَ اللّٰہُ تعالٰی لَہٗ بوجہِ جلالتِ فائدہ وعظمتِ عائدہ (یعنی عظیم فائدہ اور منفعت کے پیشِ نظر) اسے یہاں ذکر کرتا ہے، وہ تینؔ چیزیں ہیں:

اوّل(۱): درود شریف۔

امام احمد وترمذی وحاکم بأسانیدِ صَحیحہ جَیِّدہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: جب چہارم شب گزرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر فرماتے:

"اے لوگو! خدا کی یاد کرو، خدا کی یاد کرو، آئی رَاجِفَہ[2]، اس کے بعد آتی ہے رَادِفَہ[3] آئی موت ان چیزوں کے ساتھ جو اُس میں ہیں۔"

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں دعا بہت کیا کرتا ہوں اس میں

---

1. "جواھر البیان في أسرار الأرکان"، فصل چھارم، ص۱۸۵-۱۸۶.
2. راجفہ سے مراد ہے قیامت کا پہلا نفخہ چونکہ اس نفخہ سے زمین میں سخت زلزلہ پڑ جاوے گا۔
(مرآۃ المناجیح"، باب البکاء والخوف، الفصل الأول، ج۷، ص۱۵۷)
3. رادفہ سے مراد دوسرا نفخہ جس سے مُردے جی اُٹھیں گے۔
(مرآۃ المناجیح"، باب البکاء والخوف، الفصل الأول، ج۷، ص۱۵۷)

سے حضور کیلئے کس قدر مقرر کروں؟

فرمایا: ''جتنی چاہے۔''

میں نے عرض کی: چہارم۔

فرمایا: جس قدر چاہے، اور زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔

میں نے عرض کی: نصف۔

فرمایا: ''جتنی چاہے، اور زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔''

میں نے عرض کی: اپنی کُل دُعا حضور کے لئے کردوں، یعنی اپنی کل دعا کے عوض حضور پر دُرُود بھیجا کروں؟

فرمایا: ''ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ تیرے سب مُہِمّات (اہم اور مشکل کاموں میں) کفایت کرے گا اور تیرے گناہ بخش دیگا۔''(1)

احمد وطبرانی باسناد حسن راوی: **وهذا حديث الطبراني** (یعنی یہ طبرانی کی حدیث کے الفاظ ہیں) کہ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنی تہائی دعا حضور کے لیے کروں؟

فرمایا: ''اگر تو چاہے۔''

---

(1) "سنن الترمذي"، كتاب صفة القيامة، باب في ترغيب في ذكر الله... إلخ، الحديث:٢٤٦٥، ج٤، ص٢٠٧.

و"المستدرك"، كتاب التفسير، الحديث:٣٦٣١، ج٣، ص١٩٨.

و"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، الحديث:٢١٢٩٩-٢١٣٠٠، ج٨، ص٥٠.

عرض کی: دو تہائی۔

فرمایا: ''ہاں''

عرض کی: کُل دعا کے عوض دُرود مقرر کروں۔

فرمایا: ''ایسا کرے گا تو خدا تیرے دنیا وآخرت کے سب کام بنا دے گا۔''(1)

اور بیشک دُرود سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دُعا ہے اور جس قدر اس کے فوائد وبرکات مُصلّی (یعنی درود شریف پڑھنے والے) پر عائد ہوتے ہیں ہرگز ہرگز اپنے لیے دعا میں نہیں بلکہ ان کے لئے دعا تمام امتِ مرحومہ کے لیے دعا ہے کہ سب انہیں کے دامنِ دولت سے وابستہ ہیں۔ ؎

سلامتِ ہمہ آفاق در سلامتِ تُست(2)

دُوم (۲): ذکرِ اِلٰہی۔

بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں بُکَیر بن عتیق انہوں نے سالم بن عبداللہ انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر انہوں نے اپنے والد حضرت فاروق اعظم انہوں نے حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم، حضور نے رَبُّ العزت ذی الجلال تَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُہٗ سے روایت کی کہ فرماتا ہے:

((من شغله ذكري عن مسألتي أعطيتُه أفضل ما أعطي السائلين)).

''جسے میری یاد میرے مانگنے سے باز رکھے، میں اسے بہتر اس عطا کا بخشوں جو

1. "المعجم الكبير"، الحديث: ٣٥٧٤، ج ٤، ص ٣٥.
و"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، الحديث: ٢١٣٠٠، ج ٨، ص ٥٠.

2. ع میں کیا بتاؤں تمنائے زندگی کیا ہے
حضور آپ سلامت رہیں کمی کیا ہے

مانگنے والوں کو دوں۔''(1)

اسی واسطے حضرت سالم بن عبداللہ نے تمام مُدّت وقوف میں ذکرِ الٰہی پر اقتصار کیا اور تا غروبِ آفتاب (یعنی غروبِ آفتاب تک) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّ آبَائِنَا الْأَوَّلِيْنَ کہتے رہے۔(2)

سِوُم(۳): تلاوتِ قرآن مجید۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ربِ جلیل تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سے روایت فرماتے ہیں:

((من شغله القرآن عن ذكري ومسألتي أعطيتُه أفضل ما أعطي السائلين وفضل كلام اللّٰه على سائر الكلام كفضل اللّٰه على خلقه)).

---

1. "شعب الإيمان"، الحديث:٥٧٢، ج١، ص٤١٣.
2. اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کیلئے ہے ساری بادشاہت اور اسی کے واسطے سب خوبیاں، ساری بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اور ہم اس کے حضور گردن رکھے ہیں، اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اگرچہ بُرا مانیں مشرک، اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو ہمارا رب اور ہمارے اگلے باپ داداؤں کا پروردگار ہے۔
"شعب الإيمان"، باب في المناسك، فضل الوقوف بعرفات، الحديث:٤٠٨٠، ج٣، ص٤٦٦، بألفاظ متقاربة.

''جسے تلاوتِ قرآن مجید میرے ذکر اور میرے سوال سے روک دے اسے افضل اس کا دوں، جو تمام سائلین کو عطا کروں۔

پھر فرمایا: ''اور بزرگی کلامِ الٰہی کی تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسے بزرگی رَبُّ العزت جَلَّ جَلَالُہٗ، اس کی تمام مخلوق پر۔''

قال الترمذي: حديث حسن (امام ترمذی نے اس حدیث کو حَسَن کہا)۔[1]

والله سبحنه وتعالى أعلم بالصواب.[2]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

داڑھی رنگنے کی فضیلت

''شرحُ الصُّدور'' صفحہ 152 پر حضرت سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے:
جو شخص داڑھی میں خِضاب (کالے خِضاب کے علاوہ مثلاً لال یا زَرد مہندی کا) لگاتا ہو۔ انتقال کے بعد مُنْکَر نَکِیر اُس سے سُوال نہ کریں گے۔ مُنْکَر کہے گا: اے نَکِیر! میں اُس سے کیونکر سُوال کروں جس کے چہرے پر اسلام کا نور چمک رہا ہے۔

---

1 ''سنن الترمذي''، کتاب ثواب القرآن، الحديث: ٢٩٣٥، ج٤، ص٤٢٥.

2 درستی کا بہتر علم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ہے۔

مہندی لگانے کا طریقہ

پانی ڈالتے وَقت مہندی میں جو گانٹھیں بن جائیں اُنہیں چمچ وغیرہ سے مَسَل دیجئے اور بھگونے کے کم از کم آدھے گھنٹے بعد اِس طرح لگایئے کہ ہر سفید بال کی نوک سے لیکر جڑ تک خوب اچّھی طرح مہندی پُہنچ جائے، آدھے بلکہ ایک گھنٹے (یا اِس سے بھی زیادہ وقت کے) بعد دھو لیجئے، اگر مزید بہتر رنگ چاہتے ہیں تو اِسی پر دوبارہ مہندی لگایئے ❁ مزید بہتری کیلئے چائے کی پتّی اُبال کر اُس کے پانی میں مہندی بھگویئے اور اُوپر سے لیموں نچوڑ دیجئے ❁ مہندی لگانے کے چار پانچ دن بعد مونچھ، نچلے ہونٹ کے نیچے اور چِہرے کے گرد جہاں سے بال جمنے شروع ہوتے ہیں وہاں جڑ میں سفیدی نظر آنے لگتی ہے لہٰذا پوری داڑھی پر نہ لگانا چاہیں تو صرف سفیدی والے حصّوں پر تھوڑی سی مہندی لگا لیا کریں ❁ سفید داڑھی پر کم از کم ماہانہ ایک بار بلکہ چاہیں تو ہفتے دو ہفتے بعد بھی مہندی لگائی جا سکتی ہے ❁ سر یا داڑھی میں مہندی لگا کر سو جانا آنکھوں کیلئے مُضِر (یعنی نقصان دِہ) ہے، (ایک نابینا نے سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ کو بتایا کہ 10 سال قبل کالی مہندی لگا کر میں سو گیا تھا، اُٹھا تو نظر جا چکی تھی) ❁ عید ہو یا شادی مَرد کو مہندی سے ہاتھ پاؤں رنگنا گناہ ہے۔ (چھوٹے مُنّے کے ہاتھ پاؤں بھی مہندی سے نہ رنگیں، بچّے کو گناہ نہیں ہوگا، رنگنے والا گناہ گار ہوگا) ❁ مہندی خریدنے کے بعد ایک آدھ ماہ کے اندر اندر استعمال کر لیجئے کیوں کہ ہوسکتا ہے مدّت پوری ہونے والی ہو۔ جب مہندی کالی پڑ جائے، سخت گانٹھیں بن جائیں اور بھگونے کی صورت میں چکنا ہٹ نہ ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ اس کی مُدّت ختم ہوئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

محمد مدینہ قادری

۱۴ جُمادَی الاولٰی ۱۴۳۳ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَچّھی بات!

شوگر "میٹھا" کھانے سے ہوتی ہے "میٹھا" بولنے سے نہیں۔ لہٰذا "میٹھا" کھائیں کم، مگر "میٹھا" بولیں زیادہ۔

978-969-722-139-4
01082101

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net